اپیل/خط کے ذریعے پاکستان کے تمام شہریوں اور بالخصوص غیر مسلم شہریوں (جو کہ جداگانہ طرزِ انتخاب سے بُری طرح متاثر ہو رہے ہیں) کی توجہ اس مسئلہ پر مبذول کروانا چاہتا [ہے]۔

پچھلے چودہ سالوں سے پاکستان کے شہریوں پر یہ نظام مسلّط کیا گیا ہے اور اب ہم متعصّب قوانین، مذہبی عدم برداشت، بڑھتی ہوئی فرقہ واریت کے پھیلاؤ اور ریاستی مشینری کے عوام کے آئینی اور جائز حقوق کا تحفظ کرنے میں ناکام رہنے کے تجربات سے یہ جان چکے ہیں کہ معاشرے کے کمزور طبقے یعنی خواتین، مذہبی اقلیتیں، بچے، غریب اور مزدور اس سے بُری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ تجربے نے ثابت کیا ہے کہ تقسیم در تقسیم کا یہ عمل ہمیں بہت مہنگا پڑا ہے۔ آج ملک کے اندر اور باہر سے درپیش چیلنج ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم اپنے معاشرے کو اس نظام اور ان پالیسیوں سے پاک کریں جو استحصال کرتے ہیں اور معاشرے کو غیر انصافی سطح پر لے جاتے ہیں۔

اس جداگانہ شہریت کی بدترین شکل ہمیں قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کے وقت نظر آئی۔ تعزیراتِ پاکستان میں موجود توہینِ رسالت کے قوانین کو انتہائی وحشیانہ طریقے سے لاگو اور استعمال کیا گیا۔ حتّیٰ کہ اس قانون کی آڑ میں بعض مسلم شہریوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ جہاں تک مذہبی اقلیتوں کی نمائندگی کا تعلق ہے۔ اس میں بھی جداگانہ طرزِ انتخاب کا نظام کوئی اچھے نتائج برآمد کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس کے بجائے یہ نظام مذہبی اقلیتوں میں مزید تقسیم، سماجی و سیاسی سطح پر تفریق پیدا کرنے اور بے شمار گروہ بندیوں کی وجہ بنا ہے۔

جس اتحاد اور جرأت کا مظاہرہ ہماری برادری نے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کے خلاف مہم میں کیا تھا، وہ جاری رہے گی اور اس یقین کے ساتھ کہ یہ ہماری ذاتی جنگ نہیں، یہ تمام غریبوں اور استحصال زدہ لوگوں کی جنگ ہے۔ ہم کانفرنس آف میجر سپیریرز کی ایگزیکٹو کمیٹی کی طرف سے جداگانہ طرزِ انتخاب کے بائیکاٹ کے بیان کو سراہتے اور اس کی تائید کرتے ہیں۔"

یورپ/امریکہ

ریاست ہائے متحدہ امریکہ: "مسیحی - مسلم تعاون برائے امن"

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایک جانے پہچانے سماجی کارکن جناب ولیم - ڈبلیو - بیکر نے ماہ اگست میں پاکستان اور آزاد کشمیر کا دورہ کیا اور مقبوضہ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے خلاف بھارتی جارحیت کی شدید مذمت کی۔ جناب ولیم - ڈبلیو - بیکر ایک تنظیم Christians and Muslims

[for Peace مسیحی - مسلم تعاون برائے امن] جو CAMP کے مختصر نام سے معروف ہے، کے بانی صدر ہیں۔ [CAMP کیمپ] اُن مسلمانوں اور مسیحیوں کی رضاکارانہ تنظیم ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر انسانوں اور قوموں کے درمیان امن و امان کی ترویج و بقاء کے لیے کوشاں ہیں۔ یہ تنظیم یوں تو دُنیا بھر کے انسانوں اور قوموں کے درمیان امن کے لیے کوشاں ہے مگر مسیحی اور مسلم اقوام کے درمیان بالخصوص محبت اور باہمی افہام و تفہیم کو عام کرنا چاہتی ہے۔ اسی طرح یہ تنظیم دُنیا بھر میں انسانی حقوق کے تحفظ اور احترام آدمیت کے جذبے کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔

جناب ولیم - ڈبلیو - بیکر کے بقول "کیمپ" اِس لیے ضروری ہے کہ مشرقِ وسطیٰ، یورپ بشمول سابق سوویت یونین اور افریقہ میں مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان تنازعات موجود ہیں اور جنگیں جاری ہیں۔ اقوام متحدہ جیسے ادارے کی سیکولر کوششیں پائیدار امن قائم کرنے میں بُری طرح ناکام ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے باغیوں نے مسلمانوں اور مسیحیوں کو ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما کر رکھا ہے۔ تنازعات کو حل کرنے کے لیے خالصتاً سیکولر کاوشیں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ اللہ تعالیٰ جو باہم نبرد آزما فریقین کے دلوں اور روحوں میں موجود ہے، اُس پر ایمان رکھتے ہوئے بامقصد مکالمہ ہی پائیدار امن کا ضامن ہے۔

اِس تنظیم کا ارادہ ہے کہ وہ دُنیا کے مختلف خطّوں میں باہم نبرد آزما فریقوں کے درمیان صلح صفائی کا فریضہ انجام دے۔ نبرد آزما فریقوں کو ایسا پلیٹ فارم مہیا کرے جس سے وہ بامقصد مکالمے کی جانب بڑھ سکیں۔ تنظیم کے کارکن فریقین کے درمیان قاصدوں کا کردار ادا کریں گے۔

کیمپ بلا اختلاف مذہب جنگوں سے متاثر ہونے والوں کی امداد کرے گی۔ اُنہیں خوراک اور دوائیں مہیّا کرے گی۔ اِس سلسلے میں کیمپ اُن تنظیموں کا ہاتھ بھی بٹائے گی جو پہلے سے اِس مقصد کے لیے کام کر رہی ہیں۔

متفرق

تبشیری تحریک کی کامیابی

عہدِ حاضر میں غیر مسیحی اقوام کو حلقۂ مسیحیت میں لانے کی تحریک یورپی نوآبادیاتی نظام کے ساتھ شروع ہوئی تھی۔ دوسری عالمی جنگ (۱۹۳۹ء - ۱۹۴۵ء) سے نوآبادیاتی طاقتوں کو سخت زک پہنچی اور نوآبادیوں میں آزادی کی تحریکیں تیز تر ہو گئیں۔ عالمی جنگ کو ختم ہوئے ابھی بیس سال مکمل نہیں ہوئے تھے کہ ایشیا سے شروع ہونے والی آزادی کی لہر افریقہ اور کریبین خطّے تک پہنچ گئی۔ نو